128

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱؍

۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

جلد ۵/۳۹ | ۹ ظہور ۱۳۳۰ ہش | ۹ اگست ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۸۴

آبادان کے قونصل جنرل کو بلا لیا جائے

ایران کا برطانیہ سے مطالبہ

طہران ۸ اگست۔ حکومت ایران نے حکومت برطانیہ کو ایک شدید احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے کہ آبادان میں مقیم برطانوی قونصل جنرل نے مسٹر حسین کی سیکرٹری آئل بورڈ اور تعلقات عامہ کے افسر پر جو نکتہ چینی کی ہے۔ اس کی حکومت کی طرف سے پُرزور تردید کی جائے۔ اور ایسے افسر کو واپس بلا لیا جائے آج آقائے حسین فاطمی نائب وزیر اعظم نے کہا اگر برطانیہ نے انہیں واپس نہ بلایا تو یہی سمجھا جائے گا کہ حکومت برطانیہ بھی اسی نقطہ نظر کی تائید کرتی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچے پر نثار ہے۔ میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے۔ کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی گونج ہے۔ یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں محمدؐ کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے یہ میری آگ محمدؐ کی محبت کی آگ سے روشن شدہ ہے۔ اور یہ میرا پانی محمدؐ کے مصفا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

(ترجمہ از براہین احمدیہ)

پنجاب کے نو اضلاع میں ٹڈی دل

لاہور ۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ ٹڈی دل سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ جہلم۔ گجرات۔ سرگودہا۔ لائلپور جھنگ اور منٹگمری کے اضلاع کے بعض حصوں سے چلے ہیں۔ ایک بڑا سا گلابی ٹڈی دل جو ۲۱ جولائی کو ضلع سیالکوٹ میں داخل ہوا تھا۔ نارووال۔ ڈسکہ اور پسرور کی تحصیلوں کے کچھ دیہات سے گزر کر ۲۲ جولائی کو ضلع گوجرانوالہ سے وزیر آباد کی جانب گیا۔ ایک اور چھوٹا ٹڈی دل چھ میل لمبا ۵ میل چوڑا ۲۲ جولائی کو ضلع جہلم میں ڈڈیال کے اوپر سے گزرا۔ کہا گیا ہے کہ ان ٹڈی دلوں نے گوارا۔ چری۔ جوار اور کپاس کی فصلوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

نئی دہلی ۸ اگست۔ خبر ملی ہے پنڈت نہرو کے نام وزیر اعظم پاکستان کا آخری مراسلہ جس میں آپ نے یہ کہا تھا کہ انہوں نے کشمیر کو ہندوستان کا حصہ قرار دیکر اقوام متحدہ کو چیلنج دیا ہے۔ حکومت ہندوستان کے زیر غور ہے۔ اور وہ بہت جلد اس کا جواب دے گی۔

مصر کے سینکڑوں افراد نے رضاکارانہ طور پر دفاع پاکستان کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں

ہندوستان و پاکستان کی سرحدوں پر فوجوں کی نقل و حرکت کا جائزہ لینے کیلئے اقوام متحدہ کے مبصر مقرر کئے جائیں (مانچسٹر گارڈین)

قاہرہ ۸ اگست۔ مصر کی سیاسی جماعت اخوان المسلمین کے ترجمان مسٹر صالح اشماوی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ مصر کے سینکڑوں آدمی رضاکارانہ طور پر دفاع پاکستان کے لئے اپنے نام لکھا چکے ہیں وہ عہد کر چکے ہیں کہ پاکستان کے وجود کو قائم رکھنے کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ قاہرہ میں عرب لیگ کے ایک ترجمان کے مطابق عرب لیگ کو پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے سخت تشویش ہے۔ اور اگر ہندوستان و پاکستان میں جنگ چھڑ گئی۔ تو یہ دونوں حکومتوں ہی تک موقوف نہیں رہے گی۔ بلکہ سارے کا سارا مشرق وسطی اس کی لپیٹ میں آ جائے گا۔ ترجمان نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا یہ تصور کرنا حماقت ہے کہ پاکستان کے ۸ کروڑ مسلمانوں کو پریشانی میں مبتلا دیکھ کر عرب لیگ محض مبصر کی حیثیت سے تماشا دیکھتی رہے گی۔ ہندوستان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے جارحانہ عزائم کو ترک کر دے۔ ورنہ سارے کا سارا عالم اسلام مخالفت پر اتر آئے گا۔

طہران ۸ اگست۔ ایران کے مذہبی لیڈر آیت اللہ کاشانی نے کشمیر کی ڈوگرہ حکومت کے سربراہ شیخ عبداللہ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں زور دیا ہے کہ وہ مجوزہ نام نہاد اسمبلی کے قیام کا ارادہ ترک کر دیں۔ آپ نے پنڈت نہرو کو بھی ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں دونوں ملکوں کی باہم کشیدگی کو دور کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں

مظفرآباد ۸ اگست۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل علی احمد شاہ نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے خلاف اقوام متحدہ کے منشور کی دفعات ۳۹ و ۴۰ کی رو سے اقوام متحدہ کے احکام سے صریح خلاف ورزی کے جرم میں فوری قدم اٹھائے۔

لنڈن ۸ اگست۔ پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے جو خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر کینیڈا اور برطانیہ کے بعض اخباروں نے آج پھر تبصرے کئے ہیں۔ مانچسٹر گارڈین نے تو ایک مقالہ افتتاحیہ بھی لکھا ہے۔ جس میں تجویز کیا ہے۔ سرحدوں پر اقوام متحدہ کے مبصر مقرر کئے جائیں۔ اور برطانیہ و امریکہ اس امر کا اعلان کریں کہ یہ مبصر جس ملک کے خلاف فوجوں کی جارحانہ نقل و حرکت کی رپورٹ کریں گے۔ یہ اس کے خلاف اقدامات کریں گے۔ مانچسٹر گارڈین نے اپنے اس افتتاحیہ میں دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کی ملاقات پر بھی زور دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ایسے موقعہ پر بیرونی ملکوں نے مداخلت نہ کی تو جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔

برطانیہ نے نہر سویز میں فوجیں رکھ کر ۱۸۸۸ کے منشور کی خلاف ورزی کی ہے

مصر کی طرف سے برطانیہ پر جوابی الزام

قاہرہ ۸ اگست۔ مصری وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے اعلان کیا ہے کہ جب سلامتی کونسل میں نہر سویز کا معاملہ پیش ہوگا مصر اپنی طرف سے اسی کے دوران میں ۱۹۳۶ء کے مصرو برطانیہ کا تنازعہ بھی پیش کرے گا۔ فی الحال حکومت اسے علیحدہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ آپ نے کل یہاں کہا کہ برطانیہ نے یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے نہر سویز میں سے گزرنے والے جہازوں پر پابندی لگا کر اور مداخلت کر کے ۱۸۸۸ء کے منشور کی خلاف ورزی کی ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ برطانیہ نہر سویز میں اپنی فوجیں بھیجکر خود اس کام کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ نے اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ مصر ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو اس سال کے آخر تک یا اگلے سال کے وسط تک منسوخ کر دے گا۔

لنڈن ۸ اگست آج یہاں برطانیہ اور سعودی عرب میں مفادات مشترک کے سلسلے میں خفیہ بات چیت شروع ہو گئی آج اسی سلسلہ میں امیر فیصل نے مسٹر موریسن سے ملاقات کی

ہندوستانی نائب وزیر خارجہ کے الزامات جھوٹے اور بے بنیاد ہیں

ڈھاکہ ۸ اگست۔ آج سرکاری طور پر ہندوستان کے نائب وزیر امور خارجہ کے ان الزامات کی پُرزور تردید کی گئی کہ مشرقی بنگال میں اقلیتی فرقوں کے لوگ محفوظ نہیں ہیں۔ اور کہ بعض واقعات ہندو عورتوں کے اغوا کے بھی ہوئے ہیں۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ ستم ہے ہندوستانی نائب وزیر خارجہ نے یہ جھوٹے اور بے بنیاد الزامات ایسے وقت میں لگائے ہیں جب دونوں ملکوں میں کشیدگی بڑھی ہوئی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے محفوظ ہونے کا یہ ایک ہی ثبوت کافی ہے کہ معاہدہ دہلی کے بعد ادھر کوئی فرقہ وار فساد نہیں ہوا۔ جبکہ ہندوستان میں ایسے ۸۰ فسادات ہو چکے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"سلسلہ کے کام خدا تعالےٰ کے کام ہیں۔ جو سلسلہ کے کام کرے گا وہ اپنا اجر اللہ تعالےٰ سے پائے گا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

آپ کے وقت میں سے صرف چند گھنٹے درکار ہیں۔ اگر آپ یہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں تو آج ہی وکالتِ مال تحریک جدید کو تحریر فرما دیں۔

دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا دستور اساسی ایک لمبے عرصہ سے ختم تھا اور اس کی بڑی ضرورت تھی۔ اب مجلس مرکزیہ نے اس کو نظر ثانی کے بعد دوبارہ چھپوا دیا ہے۔ جو مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ ہر مجلس کے دفتر میں اس کی کاپی موجود رہنی ضروری ہے جہاں سے وقت پر ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہر مجلس کو صرف ایک کاپی بھجوائی جا رہی ہے اسے سنبھال کر رکھا جائے۔ اگر کسی مجلس کو ۲۰ اگست ۱۹۵۱ء تک یہ کتاب نہ ملے تو وہ دفتر کو لکھ کر دوبارہ منگوا سکتی ہے۔ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء کے بعد دستور اساسی کے نہ ملنے کی اطلاع پر کوئی کاپی بھجوائی نہ جا سکے گی۔

اس بارہ میں یہ امر واضح کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۱ء کو اسے منظور فرمایا تھا۔ پس موجودہ دستور اساسی کا نفاذ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۱ء سے ہی سمجھا جائے گا۔ البتہ قاعدہ نمبر ۲۰۰ اس سے مستثنیٰ ہوگا۔ کیونکہ اس کا تعلق بجٹ سے ہے۔ قاعدہ نمبر ۲۰۰ پر مورخہ یکم فروری ۱۹۵۲ء سے عمل شروع ہوگا۔ مجالس اس کو نوٹ کر لیں۔

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

تفسیر کبیر سورۃ یونس تا کہف

یہ وہی تفسیر ہے جو سو سو روپے کو بک چکی ہے اور دن بدن نایاب ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق بعض علم دوست احباب ہم سے دریافت کرتے رہتے ہیں اور شدید خواہش کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ کہ کاش یہ تفسیر انہیں مل جائے۔ ہم نے چونکہ اب یہ انتظام کیا ہے کہ احباب جماعت جو کتاب بھی سلسلہ کی مانگیں انہیں مہیا کرنے کی کوشش کی جائے اس لئے ہم نے چند نسخے تفسیر کبیر سورۃ یونس تا کہف بڑی محنت سے حاصل کئے ہیں۔ اس لئے جو دوست اس نایاب تحفہ کو حاصل کرنا چاہیں وہ ہم سے بذریعہ خط و کتابت قیمت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

انچارج بک ڈپو تحریک جدید ربوہ

چندہ لازمی ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک پہنچ جانا چاہیئے

ضروریات سلسلہ احمدیہ اس بات کی متقاضی ہیں کہ ہر ایک جماعت اور فرد کا چندہ ماہ بماہ داخل خزانہ ہوتا رہے۔ چنانچہ چندہ کی باقاعدگی کے متعلق متعدد بار اعلان ہو چکا ہے کہ ہر ماہ کا چندہ بیس ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ مرکز کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل کریں گے۔ (ناظر بیت المال)

اعلان نکاح

مولوی محمد یوسف صاحب درویش متعلم جامعۃ المبشرین کا نکاح قاضی ظہیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ساکن علی پور کھیڑا کی دختر شمیم فاطمہ صاحبہ سے مورخہ ۲۸/۷/۵۱ کو مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر پر علی پور کھیڑا میں بعد نماز عصر مولوی عبدالحق صاحب فاروقی درویش نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

ناظر امور عامہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

فکر کر نادان اپنی آنکھ کے شہتیر کی

۱۔ قید کافی ہے فقط اس حُسنِ عالمگیر کی
تیرے عاشق کو بھلا حاجت ہی کیا زنجیر کی

۲۔ وہ کہاں اور ہم کہاں پر رحم آڑے آگیا
رہ گئی عزّت ہمارے نالۂ دلگیر کی

۳۔ تب کہیں جا کر ہوا حاصل وصالِ ذاتِ پاک
مدّتوں میں نے پرستش کی تری تصویر کی

۴۔ مجھکو لڑنا ہی پڑا اعدائے کینہ توز سے
جنگ آخر ہو گئی تدبیر سے تقدیر کی

۵۔ جن کے سینوں میں نہ دل ہوں بلکہ پتھر ہوں دھرے
کیا پہنچ اُن تک ہمارے نالۂ دلگیر کی

۶۔ صیدِ زخمی کی تڑپ میں تم نے پایا ہے مزہ
ہے مرا دل جانتا لذّت تمہارے تیر کی

۷۔ مجھ کو رہتی ہے ہمیشہ اس کے ہاتھوں کی تلاش
فکر رہتی ہے تجھے صبح و مسا کفگیر کی

۸۔ جستجوئے خس نہ کر تو دوسرے کی آنکھ میں
فکر کر نادان اپنی آنکھ کے شہتیر کی

ہر احمدی وقف پندرہ روزہ سالانہ کو فرض قرار دے

سیکرٹریان تبلیغ کا فرض ہے کہ وہ ہر احمدی سے سالانہ پندرہ ۱۵ دن وقف کرائیں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں فہرست مرکز میں ارسال کریں۔ اگر کوئی احمدی کسی قرار واقعی مجبوری کی وجہ سے اکٹھے دن نہ دے سکتا ہو تو توڑ توڑ کر لئے جا سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ان ایام کو مثل یوم تبلیغ گذارا جائے سوائے حاجات بشریہ کے کوئی اور کام نہ کیا جائے۔ تبلیغ کیلئے ایسے مقام تجویز ہوں جہاں احمدی کم ہوں یا بالکل نہ ہوں

ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۹ اگست ۱۹۵۱ء

یو این او کے لئے موقع

مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان نے اپنے آخری تار میں جو آپ نے پنڈت نہرو کو ارسال کیا ہے۔ ان اعتراضات اور دعاوی کا جواب باصواب دیا ہے۔ جو پنڈت نہرو نے اٹھائے ہیں۔ پنڈت نہرو نے اپنے جواب میں کہا تھا۔ کہ کشمیر بھارتی علاقہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی غلط دعویٰ ہے۔ اور اسکی غلطی اتنی واضح ہے۔ کہ کوئی انسان جس کو معاملہ کشمیر کا ذرا بھی علم ہے۔ اس کو سن کر ہنس دے گا۔

جن حالات میں اور جن دعاوی کے ساتھ بھارت نے کشمیر میں فوجیں داخل کرکے اس پر بالجبر قبضہ کیا تھا۔ اور پھر جس طرح خود بھارت نے یو این او کی عدالت میں اپنا دعویٰ پیش کیا تھا۔ اور اس کی سماعت کے دوران میں جو بحث مباحثہ ہوتا رہا ہے۔ اور جس طرح آزادانہ رائے شماری کے متعلق یو این او میں تجاویز پاس ہوئی ہیں۔ اس تمام روئیداد کا سرسری مطالعہ بھی ایک غیر جانبدار منصف مزاج انسان کو یقین دلانے کے لئے کافی ہے۔ کہ پنڈت نہرو کا یہ دعویٰ کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔ بالکل بے بنیاد اور ناجائز ہے خود بھارت کے اعلانات کے مطابق کشمیر اس وقت تک کسی دوسرے ملک کا حصہ نہیں کہلا سکتا۔ جب تک یو این او کی تجاویز جن کو بھارت نے تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ کے مطابق کشمیر کے لوگ ایک آزادانہ فضا میں رائے شماری کے ذریعہ یہ فیصلہ نہ کریں۔ کہ وہ دونوں میں سے کس ملک کے ساتھ الحاق پسند کرتے ہیں۔

اس وقت سے لیکر جب سے بھارت نے کشمیر پر ناجائز فوجی قبضہ کیا ہے۔ آج تک خود بھارت نے وہ آزادانہ فضا پیدا نہیں ہونے دی جس میں یو این او کی تجاویز کے مطابق کشمیر کے لوگ اپنی رائے ظاہر کر سکتے۔ بھارت یو این او کی ہر مصالحانہ کوشش کو ناکام بناتا چلا آیا ہے۔ اور حالانکہ معاملہ ابھی تک یو این او میں چل رہا ہے۔ وہ اپنی سنگینوں کے سائے میں کشمیر میں کٹھ پتلی اسمبلی کھڑی کرنا چاہتا ہے۔ اور پھر کشمیر پر جابرانہ قبضہ رکھنے کے لئے طاقت کی دھمکی دیتا ہے۔ یہ یو۔ این۔ او کی کھلی کھلی توہین ہے۔

اس کے مقابلہ میں پاکستان نہ صرف دوسرے مسائل بلکہ معاملہ کشمیر کو بھی صلح و امن سے حل کرنے کا خواہشمند ہے۔ اور وزیراعظم پاکستان کے حالیہ پیغام سے جیسا کہ ان کے پہلے پیغامات سے بھی ہویدا ہوتا ہے۔ ثابت ہے کہ آپ کی پیش کردہ شرائط صلح جوئی اور امن پسندی کے اصول پر مبنی ہیں اور پنڈت نہرو کے پاکستان پر جارحانہ اقدام کے لئے تیاریوں کے الزامات کی تردید کرتی ہیں۔

ان ساری باتوں سے اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ کہ بھارت کشمیر پر یو این او کے فیصلوں اور تجاویز کے علی الرغم جابرانہ اور غاصبانہ قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور اگر اس کے اس ناقابل برداشت رویہ سے دنیا کے امن کو گزند پہنچا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری بھارت اور پنڈت نہرو پر ہوگی۔ کیا یہ ایسا وقت نہیں ہے۔ کہ یو این او اپنی غیر جانبداری ثابت کرنے اور وقار قائم رکھنے کے لئے کوئی ایسا اقدام لے کہ جس سے بھارت کی بیجا ضد اور حرص کی وجہ سے جو خطرہ دنیا کے امن کے لئے پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ٹل جائے۔

یو این او کی غیر جانبداری اور اقوام کے دلوں میں اس کا وقار اور اعتماد پیدا کرنے کے لئے اس سے موزوں موقع اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر اسکی لاپرواہی اور غفلت سے واقعی دنیا کی فضا میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ تو یقیناً اس کی ذمہ داری بھارت پر جو ہوگی سو ہوگی۔ یقیناً یو۔ این او پر بھی اس کی ذمہ داری پوری پوری عائد ہوگی۔ اور دنیا سمجھ لیگی۔ کہ یو این او بڑی قوموں کے مفاد کی کشتی لڑانے کے ادارہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اگر یو این او چاہے تو اس کے پاس اب بھی اتنی طاقت ہے کہ وہ اس پائنٹ پر عالمگیر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھنے کے خوف سے ہی بھارت کو مجبور کر سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے ان وعدوں کی پابندی کرے۔ جو اس نے نجی طور پر نہیں بلکہ اقوام عالم کے سامنے یو این او کی کھلی سٹیج پر کئے ہوئے ہیں۔

دنیا کا امن برباد ہونے سے روکنے کے علاوہ اگر یو۔ این۔ او اس موقع پر کوئی موثر اقدام کرے۔ تو یہ بھارت اور پاکستان دونوں کے لئے بھی مفید ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ بھارت کے لئے پاکستان سے بھی بڑھ کر مفید ہے۔ کیونکہ بھارت ایک متوازن الخیال ملک نہیں ہے۔ ایسے موقع سے روس پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا جیسا کہ چین۔ کوریا اور دوسرے ایشیائی ممالک سے وہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان زیادہ متوازن الخیال ہے۔ اور یہاں سے

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

کا اصول یقیناً زیادہ قابل عمل ہوگا۔

ہم دل سے چاہتے ہیں کہ دونوں ملکوں میں جو خراش ہے۔ وہ جلد از جلد دور ہو جائے۔ کیونکہ دونوں کے لئے یہی بہتر ہے۔ اور اسی لئے ہم یو این او سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیگی۔ ورنہ بعد میں پچھتانا لاحاصل ہے۔

آیات کی مظلومیت

(۲)

الغرض جہاں تک ہماری یاد کام کرتی ہے۔ مودودی صاحب نے اپنے پہلے خیال سے انحراف کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو دیانتداری کا یہ تقاضا تھا۔ کہ وہ اپنے کتابچہ میں اس انحراف کا ذکر کرتے۔ اور اسکی جو چاہے توجیہہ فرماتے لیکن چونکہ ہمارا یہ خیال ابھی ظنی ہے۔ اس لئے ہم اس پر فی الحال زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔

مودودی صاحب کا جو حوالہ اس کتابچہ سے ہم نے کل الفضل میں نقل کیا تھا۔ اس میں مودودی صاحب نے قوسین (یعنی قبول اسلام کا عہد) کے الفاظ اپنی طرف سے ایزاد کرکے معنوی تحریف کے فن میں ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اب آپ کو ایک عالم دین کہلانے والے نے کھلی اجازت دے دی ہے کہ جہاں کہیں کفار یا مشرکین کے قتل کا اشارہ قرآن کریم میں ملے۔ آپ قوسین میں (یعنی مرتد) لکھ کر اس کو مرتد کے قتل کے جواز میں پیش کر سکتے ہیں۔ اس طرح بیسیوں آیات میں آپ کو قتل مرتد کی سزا کا ثبوت مہیا ہو جائے گا۔ کتنا آسان اور تیر بہدف نسخہ ہے۔ افسوس ہے کہ فیج اعوج کی ہزار صدیوں میں درباری مولویوں کو باوجود انتہائی غور و فکر کے یہ تیر بہدف نسخہ معلوم نہ ہو سکا۔

اصل میں اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ ان درباری مولویوں کو جیسا کہ مودودی صاحب کے حوالہ کے شروع ہی میں فرما دیا گیا ہے "ذرائع معلومات کی کمی رہی ہے۔" "اس لئے ان کو شبہ رہا ہے۔ کہ شاید اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہ ہو"۔ چنانچہ ان لوگوں کے پاس قرآن کریم تھا ہی نہیں یا تھا تو نامکمل تھا۔ اس لئے "ان ذرائع معلومات کی اس کمی" نے ان کو اس آیت سے دوچار نہ ہونے دیا۔ جو مودودی صاحب نے اس ضمن میں اپنے ذرائع معلومات کی زیادتی کی وجہ سے پائی ہے۔ اور وہ بیچارے اسی حسرت میں فوت ہو گئے۔ کہ کاش قرآن مجید کی کسی آیت میں قتل مرتد کی سزا کا ذکر ہوتا۔

دور جانے کی ضرورت نہیں ابھی صرف پچیس چھبیس سال کا ذکر ہے کہ علمائے اسلام نے قتل مرتد کی سزا ثابت کرنے کے لئے بہت زور لگایا تھا۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے۔ جب امیر امان اللہ نے حضرت نعمت اللہ خاں اور دو اور احمدیوں کو ارتداد کی بناء پر سنگسار کرایا تھا) مگر سوا ایک آدھ مولوی کے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے اس سزا کا استنباط کرتا۔ اور جن ایک دو نے ارزتے لرزتے کیا بھی ان کے وہم و گمان میں بھی مودودی صاحب والی آیت نہیں آئی۔ یہاں تک کہ مولوی شبیر احمد صاحب جیسے مسلمہ عالم قرآن کو بھی یہ جرأت نہ ہو سکی۔ اور انہیں انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل.... الی آخرہ سے نہایت بعید از قیاس تاویل در تاویل کا جال بننا پڑا۔ اگر ان کو مودودی صاحب والا فارمولا یاد ہوتا۔ تو ان کا کام کتنا آسان ہو جاتا۔ اور پھر دوسرے مولویوں کو یہ اقرار نہ کرنا پڑتا۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزائے قتل کا کوئی ذکر اذکار نہیں۔ چنانچہ مولوی ظفر علی خاں نے انہی دنوں میں فرمایا۔ کہ

"بلاشبہ یہ صحیح ہے۔ کہ ہمدرد کی پیش کردہ آیات میں مرتد کے لئے سزائے قتل کا ذکر نہیں اور ذاتی طور پر میرا خیال ہے۔ کہ غالباً کسی دوسری آیت میں بھی بالتصریح ایسا حکم نہیں آتا"

(ماخوذ از "قتل مرتد اور اسلام" مصنفہ حضرت مولوی شیر علی صاحب صفحہ ۵)

پھر مولوی شاکر حسین صاحب سہسوانی نے ۲۳ مارچ کے زمیندار میں صاف صاف لکھ دیا کہ

"اس امر میں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں کہ قرآن پاک میں قتل مرتدین کا کوئی صریح و غیر صریح حکم موجود نہیں ہے۔" (منہ صٹ)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزائے قتل نہ ہونے کی وجہ سے حامیان قتل مرتد کی تمام کوششوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ جو وہ نامکمل احادیث اور روایات کی بناء پر قتل مرتد کے مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے بعض نے کسی نے کسی آیت سے بعید از قیاس تاویلات کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کرنا مناسب خیال کیا ہے۔ مودودی صاحب نے بھی اسی جذبہ سے مجبور ہو کر ایجاد بندہ کر ڈالی ہے۔ اور تحریف فی المعنیٰ کا یہ اسم اعظم دریافت فرمایا ہے۔ کہ جہاں کفار و مشرکین کے قتل کا ذکر ہو۔ توسین میں (یعنی مرتد) لکھ دو۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرو۔ کہ باقی دنیا اس عبارت سے کیا معنی لیتی ہے۔ جب تم اڑ جاؤ گے کہ دودھ کالا ہوتا ہے۔ تو ساری دنیا سفید سفید کی رٹ لگا کر تمہارا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

(باقی)

اعتراض

حاجی لق لق صاحب نے زمیندار کی اشاعت ۹/۸/۵۱ میں ہمارے اس شعر پر اپنی تعنیت کا اظہار فرمایا ہے۔

درد مند عشق کو چھیڑا ہے کیوں اے ناصحو
پھر بلند اک شعلۂ آب ہوا ہو جائے گا

آپ کو "شعلۂ آب و ہوا" پر اعتراض ہے۔ انہیں معلوم ہونا

وارڈنوں (پاسبانوں) کے فرائض

I ہوائی حملے سے پیشتر

وارڈنوں یا پاسبانوں کی جماعت شہری دفاع کی جماعتوں میں اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے کہ حکومت کی منصوبہ بندی کے مطابق باقی تمام جماعتوں کو بھرتی کرنا اور ان کی تربیت کرنا بعد ہوائی حملہ کے دوران میں ان جماعتوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنا اور ان کو سہولتیں پہنچانا، اسی جماعت کے فرائض میں داخل ہے۔ اس بات کے پیش نظر ضروری خیال کیا گیا کہ اس جماعت کے ممبروں کے فرائض پر بالتفصیل روشنی ڈالی جائے

ذاتی تربیت

شہری دفاع میں اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کرنے کے بعد ایک وارڈن کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اس منصوبہ بندی سے واقفیت حاصل کرے جو حکومت نے ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے بنائی ہے۔ یہ واقفیت وہ متعلقہ افسروں سے ملاقات کرنے اور ان سے بحث مباحثہ کرنے سے بھی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایسی تربیت حاصل کرے جو اسے تمام ضروری واقفیت بہم پہنچائے اور اس کے علاوہ اسے عملی کام کرنے کا موقعہ ملے جس سے وہ خود ہوائی حملہ کے دوران میں صحیح طور پر اپنے فرائض ادا کر سکے۔

اے آر پی کی مناسب تربیت دینے کے لئے حکومت نے مختلف اے۔ آر۔ پی انسٹرکٹر مقرر کر رکھے ہیں۔ اور وہ وارڈنوں کو ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچانے اور انہیں تربیت دینے کے لئے ہر وقت کمربستہ ہیں۔ اگر آپ وارڈن کی تربیت لینے کے خواہشمند ہوں تو اپنے شہر کے اے آر پی افسر یا ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو لکھیں۔

اپنے حلقہ سے آگاہی

وارڈن جیسی اہم جماعت کی تربیت جلدی مکمل نہیں ہو سکتی۔ حملہ کے حالات پیدا ہونے تک ضروری ہے کہ وہ اپنی تربیت کو مکمل کرتا رہے تاکہ ضرورت کے وقت وہ پورے حوصلے سے کام کر سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ابتدائی تربیت ختم ہونے کے بعد وارڈن اپنے حلقہ سے آگاہی حاصل کرنے کی پوری جدوجہد شروع کر دے۔ یہ کام جدوجہد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وارڈن ایک رضاکار ہے۔ اور اس نے اپنے روزی کمانے کے کام سے زیادہ وقت میں یہ سب کچھ حاصل کرنا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کرنا ہے کہ خطرہ کے وقت میں وہ علاقے میں مفید ترین کام کر سکے۔

وارڈن کو سب سے پہلے اپنے علاقہ کا حدود اربعہ معلوم کرنا چاہیئے تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ کتنا رقبہ اس کے پاس ہے وارڈن پوسٹ میں پورے علاقہ کا نقشہ موجود ہوگا۔ اس کی مدد سے وہ اپنے علاقے (سیکٹر) کا نقشہ اتار سکتا ہے۔ اور پھر اکیلا یا اپنے ساتھی وارڈن کے ساتھ گھوم کر اُسے دیکھ سکتا ہے۔

اس کے بعد وارڈن کو اپنے علاقہ کی مردم شماری کرنی چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے اسے محکمہ کی طرف سے ایک رجسٹر دیا جائے گا۔ اس مردم شماری کا مقصد یہ ہے کہ اسے معلوم ہو جائے کہ ہر گھر میں کتنے آدمی مقیم ہیں۔ کتنے بچے اور کتنی عورتیں ہیں۔ بوڑھے، جوان اور کارآمد لوگ کتنے ہیں۔ اس مردم شماری سے اُسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ہر گھر میں آگ بجھانے کے لئے پانی کا کتنا بندوبست ہے۔ اور خطرہ کی صورت میں کتنے آدمی اس کے حفاظتی کمرے میں پناہ لے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسے اسبات سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے گی۔ کہ دن یا رات کے کن اوقات میں کسی عمارت میں اس کے مکین موجود ہوتے ہیں۔ اور کن اوقات میں وہ غیر حاضر ہوتے ہیں۔ اور ان کی غیر حاضری میں آگ وغیرہ لگنے کی صورت میں اس عمارت کے اندر جانے کی کیا صورت ہے

گویا یہ رجسٹر کیا ہوگا۔ ایک علم کی کتاب بن جائیگی جو اس علاقے میں ہر کام کرنے والے کو مدد دے گی اور ایک وارڈن نہ صرف اپنی قابلیت اور تربیت کی بناء پر بلکہ اپنی مفید معلومات کی بناء پر اپنے علاقے کے لوگوں کا لیڈر بننے کا مستحق ہوگا۔ مردم شماری کے علاوہ اس رجسٹر میں مندرجہ ذیل چیزوں کا بھی اندراج کیا جائے گا۔

خطرناک مقامات سے واقفیت

ایسی جگہیں جہاں لکڑی کے ٹال، پٹرول کے ذخیرے ہوں یا کوئی ایسا سامان ہو جسے جلدی آگ لگ سکتی ہو اور جو جلدی بھڑک سکے اور دھماکہ سے پھٹ جائے خطرناک خیال کی جاتی ہیں۔ اور انہیں نگاہ میں رکھنا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ ہی رجسٹر میں اس بات کا بھی اندراج ہو جانا چاہیئے کہ ان جگہوں پر آگ لگنے کی صورت میں پانی کے ذخیرے جیسے تالاب جوہڑ اور کنوئیں کہاں ہیں۔ کونسی کونسی جگہ پمپ یا کمیٹی کے نل لگے ہوئے ہیں۔ نیز یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ آگ بجھانے کے لئے دوسری کارآمد چیزیں جیسے سیڑھیاں، رسے، کلہاڑیاں وغیرہ کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

نیز آگ بجھانے والے انجن کو بلانے کی صورت میں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ فائر ہائیڈرنٹ کہاں ہیں۔ آگ کے علاوہ اور خطرے بھی پیش آسکتے ہیں اس لئے وارڈن کو ان سب ایسے لوگوں کا علم ہونا چاہیئے۔ جو ایسے وقت میں کام دے سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اس کے پاس، ڈاکٹروں، لیڈی ڈاکٹروں اور نرسوں کے پتے اور ٹیلیفون نمبر ہونے چاہئیں اسی طرح نزدیکی ہسپتال، عورتوں کے خاص ہسپتال، فرسٹ ایڈ کی چوکی، اور رپورٹ سنٹر کی جائے وقوعہ کی بھی واقفیت ہونی چاہیئے۔ اور ان کے ٹیلیفون نمبر بھی پاس رکھنے چاہئیں۔

چونکہ ہوائی حملہ کے دوران میں مکمل اندھیرا کرنا پڑتا ہے اس لئے وارڈن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حلقے میں گھپ اندھیرے کی صورت میں اچھی طرح سے آجا سکے۔ اور اسی اندھیرے میں اپنے سیکٹر کے کسی حصہ سے متعلقہ وارڈن چوکی اور دوسری چوکیوں پر آجا سکے

ہوائی حملہ سے حفاظت کی تیاری

اپنی تربیت اور ضروری واقفیت حاصل کرنے کے بعد وارڈن کا فرض ہے کہ وہ ایسی تیاریاں شروع کر دے جو حکومت کی منصوبہ بندی اور ہدایات کے مطابق اس کے حلقہ کے لوگوں کو کسی وقت بھی پیش آنیوالے ہوائی حملے سے محفوظ کر سکیں۔

اس میں سب سے اہم فرض اپنے علاقہ کے لوگوں کو ہوائی حملہ کے حالات سے روشناس کرانا۔ اُن کی تربیت کرنا اور ان میں اسبات میں پورا اعتماد پیدا کرنا ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا ہونے کی صورت میں بھاگنے دوڑنے پھرنے کی بجائے سوچ سمجھے حالات کے مطابق کام کریں گے

اس مہم کے بہت سے پہلو اور ان کے مختلف مدارج ہیں۔ سب سے پہلے وارڈن کا فرض ہے کہ وہ ایک بارسوخ۔ شخصیت کے طور پر اپنے لوگوں میں یہ احساس پیدا کرے کہ حکومت کے کسی دشمن کے پیدا کردہ ہنگامی حالات کے تحت کام کرنے کے لئے کسی معاوضہ کی توقع رکھنا اپنے مفاد سے غداری ہے اور اس کے باوجود مناسب تربیت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہ کرنا بلکہ مختلف حیلوں بہانوں سے جی چرانا اور وقت ضائع کرنا شدید حماقت ہے۔

اگر وارڈن بارسوخ اور مخلص ہے تو ضروری ہے کہ اس کی مثال کے پیش نظر اور اس کی اپیل پر بہت سے لوگ آپ کو رضاکارانہ خدمات کے لئے پیش کریں گے۔ اسے چاہیئے کہ ان کی مناسب ہمت افزائی کرے اور انہیں ضلع کے متعلقہ افسروں کے سامنے جو شہری دفاع کی بھرتی کے لئے مامور ہوں پیش کر دے اور ان کی فہرست اپنے پاس محفوظ رکھے۔

بھرتی کے بعد اگلا مرحلہ تربیت کا ہے۔ یہاں بھی وارڈن پیش پیش ہے۔ اسی نے ان رضاکاروں کو ان کے موزوں اوقات میں اکٹھا کرنا ہے۔ اور اسی نے متعلقہ حکام کو تربیتی مراکز قائم کرنے میں مدد دینی ہے۔

ہر رضاکار کو سب سے پہلے "بنیادی تربیت" کا مرحلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اس دوران میں رضاکار پر اپنے فرائض کی اہمیت عیاں ہو جاتی ہے۔ اور متعلقہ افسروں کے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہوتا کہ وہ کونسی جماعت کے لئے زیادہ موزوں ہوگا۔

ابتدائی تربیت کے بعد رضاکار کو چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ مبادا وہ سب کچھ بھول جائے۔ وارڈن کو چاہیئے کہ اسکی دلچسپیوں کو برقرار رکھے حلقہ کی مردم شماری کے دوران میں اُس کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔ اور اس کو محکمہ کے عام اقدامات سے آگاہ رکھے۔ اور جب وقت آئے تو اس کی دوسری تربیت کا بھی مناسب بندوبست کرے۔

رضاکاروں کی علیحدہ تربیت کے بعد ضروری ہوتا ہے کہ ان کو اکٹھے اس طور پر کام کرنے کی مشق کرائی جائے۔ جیسے ہوائی حملہ کے دوران میں ضرورت پیش آئے گی۔ اس لئے محکمہ کا سٹاف مختلف مظاہروں اور مشقوں کا انتظام کرتا ہے۔ مظاہرے کا مقصد لوگوں کے ذہن میں ہوائی حملہ کا تصور پیدا کرنا۔ اور یہ دکھانا ہوتا ہے کہ ہنگامی حالات میں لوگوں کی ضروریات کس ڈھنگ کی ہوتی ہیں۔ اور تربیت یافتہ لوگوں کو کس طور پر اپنے فرائض انجام دینے ہوتے ہیں۔ مشقوں کا مقصد تربیت یافتہ رضاکاروں کو اسبات کا موقعہ دینا ہے کہ وہ اپنی تربیت کو عملی رنگ میں پرکھ سکیں۔ نیز انہیں معلوم ہو جائے کہ ہر فرض جو فرائض انجام دیتے ہیں وہ اپنی جماعت کے دوسرے افراد اور دوسری جماعتوں کی معیت میں کیسے ادا ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا سیکھتا ہے۔ دوسرا ملبہ سے ایسے لوگوں کو نکالنے کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ جو مکان گرنے سے اس میں دب گئے ہوں۔ تیسرا شخص آگ پر قابو پانا سیکھتا ہے اب ان کی عملی تربیت مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مکان کا ملبہ گرا کر اور آگ لگا کر ان کو جماعتی حیثیت میں جائے۔ وقوعہ پر بلایا جائے اور ان کو کام کرنے کا موقعہ دے کر یہ دکھایا جائے کہ ایک ہی جائے وقوعہ پر مختلف افراد اور جماعتیں کیسے ایک دوسرے کی مدد سے حالات کو قابو کرتے ہیں۔ اور ان سب میں وارڈن کا بہت بڑا ہاتھ ہے

اس لحاظ سے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ دشمن کے حملہ سے بچاؤ کے لئے وارڈن اپنے حلقہ کی حفاظت کا ضامن ہے

(باقی آئندہ)

اسلام اور اشتراکیت

از مکرم مسعود حسین صاحب منتظم جامعۃ المبشرین ربوہ

(۴)

۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد جب کمیونسٹ پارٹی روس میں برسر اقتدار آئی تو دو تین سال خانہ جنگیوں امن پیدا کرنے کی کوششوں اور باہر کے ممالک سے تعلقات پیدا کرنے میں گذر نے لازمی تھے چنانچہ ان فرائض سے سبکدوش ہوتے ہی لینن کی پارٹی نے فوراً ملک میں اشتراکی نظام قائم کرنا چاہا حکومت نے اعلان کر دیا کہ تمام زمین کارخانے اور مکان حکومت کی ملکیت ہیں۔ اس لئے ان تمام چیزوں سے استفادہ کیلئے حکومت کے اعلانات اور احکام کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اب تک چونکہ کسان خود زمین کا مالک تھا اس نے بیشمار غلہ پیدا کیا ہوا تھا۔ لیکن اس اعلان کے سنتے ہی کسانوں نے کام چھوڑ دیا کیونکہ وہ اپنی زمین ہرگز کسی کو دینے پر رضا مند نہ تھے نیز ان کو شکایت تھی کہ حکومت ہم سے غلہ تو لے لیتی ہے مگر کپڑا اور دوسری ضروریات زندگی کی چیزیں مہیا نہیں کرتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی سال میں غلہ کی اس قدر کمی واقع ہو گئی کہ ملک میں قحط برپا ہو گیا۔ نقل و حمل کی کمی کی وجہ سے جن علاقوں میں کچھ تھوڑا بہت پیدا بھی ہوا تھا وہ غلہ وہیں پڑا سڑنے لگا۔

"اس زمانہ میں روس کی وہی حالت تھی جو کسی ملک کی طویل جنگ کے بعد ہوتی ہے شہروں کے مکانات گرے ہوئے۔ دوکانیں بند۔ جمہور کے چہرے بھوک سے پژمردہ کپڑے خستہ و بوسیدہ کسی کے پاؤں میں شکستہ جوتا تھا تو کوئی برف کی سڑکوں پر برہنہ پا ہی چلا جا رہا تھا ..... لیکن جمہور کے پاس نہ آگ تھی نہ بادہ کہ جسم کو گرمی پہنچا سکیں۔ جمہور کا ذکر ہی کیا جو لوگ حکومتی دفاتر میں کام کرتے ان کو روشنائی جمی ہوئی ملتی تھی۔ جب سردی کا یہ عالم ہو اور غلہ و ایندھن عنقا ہو۔ ان حالات میں زندگی کی دشواریوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بھوک اور سردی کے سبب اموات عام تھیں"

(انقلاب روس مصنفہ محمد مسعود جوہری)

ان تمام مصیبتوں نے حکومت کا سر چکرا دیا آخر سویٹ کی آخری کانگرس میں لوسکی نے ایک تجویز پیش کی جس کا خلاصہ یہ تھا۔

"پہلے سال کسان کے پاس جتنا بیج ہے وہ جمع کیا جائے اور اس کو بقدر ضرورت گاؤں در گاؤں تقسیم کر دیا جائے۔ دوسرے سال کسانوں کو اس پر مجبور کیا جائے کہ وہ حکومت کے حکم کے مطابق جنس کاشت کریں۔ تیسرے سال کسانوں کے تمام مویشیوں پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ جہاں کاشت کی ضرورت ہو انہیں روانہ کر دیا جائے۔ چوتھے سال حکومت کو تمام اراضیات پر قبضہ کر لینا چاہیئے اور زراعت کا کام اشتراکی مزدوروں سے لینا چاہیئے"

(انقلاب روس صفحہ ۱۸۷)

چنانچہ یہ تجویز فوراً منظور ہو گئی۔ لیکن جب اس پر عمل کیا گیا تو جو بھیانک نتائج سامنے آئے وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

"جب حکومت کے عمال جبریہ طور پر غلہ اور مویشی فراہم کرنے دیہات میں پہنچے تو کسان نے نہ صرف غلہ تلف کر دیا بلکہ اپنے مویشی ذبح کر ڈالے۔ غم و غصہ انسان کو خودکشی پر آمادہ کر ہی دیتا ہے کسان کہتا تھا کہ ہم تباہ ہو جائیں گے لیکن اپنا غلہ اور مویشی حکومت کو نہیں دیں گے۔ حکومت کے عمال کی آنکھوں کے سامنے اپنی لہلہاتی کھیتیوں کو نذر آتش کر دیا اور اپنے عزیز جانوروں کو جو ان کی زندگی کا سہارا تھے اپنے ہاتھوں سے ذبح کر ڈالا۔ چنانچہ حکومت کے عمال دیہات سے بے نیل و مرام واپس آئے۔ ان کی واپسی حکومت کی شکست کے مترادف تھی"

(انقلاب روس صفحہ ۱۸۸)

یہ شکست نہ صرف حکومت کی تھی بلکہ اسی دن اشتراکی اصولوں کا بھی جنازہ نکل گیا۔ کیونکہ اس حالت نے لینن کی آنکھیں کھول دیں اور اسے اشتراکی اصولوں کے ناقابل عمل ہونے کا یقین کامل ہو گیا۔ چنانچہ وہ مستقبل میں کشادگی کی کی تنا سے ناامید ہو کر اس نظام کو بدلنے پر تیار ہو گیا۔ چنانچہ لینن نے کہنا شروع کر دیا۔

"کسان ہمارے سلوک سے خوش نہیں وہ زیادہ جبر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کسان اور مزدور کے مفاد میں تضاد واضح ہو گیا ہے۔ مزدور اجناس کی کمی کی وجہ سے کسان کو کوئی شے نہیں دے سکتا۔ اس لئے جبریہ غلہ وصول کرنے پر مجبور ہے۔ عین کرم یہ ہے کہ کسان کو کوئی ایسا لالچ دینا چاہیئے کہ وہ اپنی پیداوار میں اضافہ کرے۔ اس وقت اس بحث کی ضرورت نہیں کہ ہم اشتمالیت کی طرف جا رہے ہیں یا پسپا ہو رہے ہیں۔ بلا سیاسی و اقتصادی آزادی دیئے صنعت و حرفت کو زندہ رکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔ ہمیں کرونسٹاڈ کے حادثہ کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ اور کسان کو خرید و فروخت کی اجازت دیدینی چاہیئے وغیرہ"

(انقلاب روس صفحہ ۱۹۳ و صفحہ ۱۹۴)

لینن کے مندرجہ بالا خیالات کے بموجب کمیونسٹ پارٹی کی دسویں کانگرس نے ایک نئی اقتصادی تجویز منظور کی جو "نیپ" کے نام سے مشہور ہے اس تجویز کے مطابق اقتصادی نظام میں حسب ذیل اصلاحات کر دی گئیں۔

(۱) کسان سے جبریہ غلہ وصول کرنے کی بجائے اس پر مقررہ ٹیکس لگا دیا گیا۔

(۲) کسان کو غلہ فروخت کرنے کی اجازت دیدی گئی۔

(۳) حکومت کی غلہ کی اجارہ داری ختم کر دی گئی۔

(۴) تجارت کرنے کی آزادی ہو گئی۔ صرف حکومت سے اجازت نامہ (پرمٹ) حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا۔

(۵) جن مکانات کی مالیت ۱۰۰۰ روپے کے قریب تھی۔ ان کے مالکوں کو مکان کرایہ پر دینے کا حق دیدیا گیا۔

لینن اور دوسرے اشتراکی اکابر نے اپنی خفت مٹانے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ در اصل یہ بھی ایک عبوری دور ہے اور عنقریب جب کسان بھی اشتراکی ہو جائے گا اور حکومت مضبوط ہو جائے گی تو پھر سے اس نظام کو ختم کر کے اشتراکی نظام یعنی وہی "حکومت کی ملکیت" رائج کر دیا جائے گا۔ مگر در اصل یہ اعتراف شکست تھا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ یہ "عبوری دور" کبھی ختم نہ ہو گا۔ کیونکہ "اشتراکی اصولوں" کے لئے کسی زمانے میں بھی جگہ نہیں۔

اس کے برعکس جب ہم اسلام کو دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ اس میں ان تمام باتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے جن کو نظر انداز کر کے سویٹ روس نے سینکڑوں مصیبتوں کو دعوت دی۔ چنانچہ زمینوں میں ذاتی ملکیت کا حق تسلیم کیا گیا ہے اور کاشت کرنے کی آزادی دی گئی ہے۔ البتہ بعض قیود ایسی لگا دی گئی ہیں جن سے زمینداری بڑھ کر جاگیرداری نہ ہو جائے۔ مثلاً وراثت رکھ دی گئی ہے اور ایک مالک زمین کے مرنے کے بعد اس کی تمام زمین اور جائداد وارثوں میں تقسیم کر دی جائے گی اور یہ قانون وراثت اسلام کا اس قدر وسیع ہے کہ اس کے ہاں کی یہاں یہ گنجائش نہیں اگر کوئی شخص ایسا فوت ہو جائے جس کی نہ کوئی اولاد ہو نہ کوئی اور رشتہ دار تو اس کی زمین بیت المال یعنی حکومت کے حوالے ہو جائے گی۔ پھر اسی طرح مالک زمین اور کاشتکار کے تعلقات کو بہتر رکھنے کی غرض سے کئی شرائط اور قانون رکھے گئے ہیں۔ جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) کون الارض صالحۃ للزراعۃ۔ یعنی زمین مزروعہ قابل کاشت ہونی چاہیئے۔ تاکہ ویرانہ ہو کر کاشتکار کی محنت ضائع جائے ورنہ اگر زمین خراب ہے تو کاشتکار کا حصہ زیادہ رکھا جائے۔

(۲) بیان المدۃ لانہ عقد علی منافع الارض۔ یعنی اس معاہدہ مزارعت کی میعاد بیان ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جب چاہا زمیندار نے کاشتکار کو بے دخل کر دیا۔ جب یہ شرط رکھی جائے گی تو مالک زمین خود بخود میعاد زیادہ رکھیں گے۔ کیونکہ کم رکھنے کی صورت میں کاشتکار زیادہ محنت نہیں کرے گا۔

(۳) بیان نصیب۔ بٹائی کے حصے کا مقرر کرنا بھی پہلے ہی سے ضروری ہے۔

(۴) لا تصح المزارعۃ الا علی مدۃ معلومۃ..... فان شرط لاحدھما قفزانا مسماۃ فھی باطلۃ۔ یعنی مزارعت کا وقت اور میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ نیز حصہ معین مقدار میں نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا ہو گا تو مزارعت جائز نہیں ہو گی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ زمین سے آمدنی کم ہو۔ وغیرہ ذالک۔

(دیکھو الہدایۃ کتاب المزارعۃ)

قابل توجہ سیکرٹریان مال

بعض سیکرٹری صاحبان لاپرواہی سے موصیوں کا چندہ بلا تفصیل بھیج دیتے ہیں یا چندہ عام میں داخل کروا دیتے ہیں۔ جب ان کے پاس مرکز سے رسید تفصیل والی ملے تو اس کی اچھی طرح پڑتال کر لینی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو تو محاسب صاحب کو لکھ کر جلد سے جلد اصلاح کرالی جائے۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے بعد یہ رقوم تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح موصیوں کو نقصان ہوتا ہے اور صیغہ ہذا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ ایسی سب رقوم جن کی تفصیل نہ ملے یا چندہ عام میں داخل ہو جائیں پھر وہ سال کے ختم ہونے پر وصیت میں منتقل نہیں ہوتیں۔

بلا تفصیل کی رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال جوابی کارڈ کے ذریعے سیکرٹری صاحب سے تفصیل مانگتے ہیں۔ پھر اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ جب کسی طرح سیکرٹری صاحب جواب نہیں دیتے۔ تو وہ رقم چندہ عام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی رقوم کے متعلق جلد سے جلد اصلاح کرالی جایا کرے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۸۹۵ میں قریشی فضل الرحمن ولد جھنڈا شاہ صاحب سکنہ قادیان حال پورن نگر مکان نمبر ۱ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ جو پانچ مرلہ میں محلہ دارالبرکات قادیان میں تھا۔ واپس ملنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فی الحال میرا گذارہ ٹیلر ماسٹری پر ہے۔ جس کی آمد اندازاً ۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد:۔ فضل الرحمن بقلم خود مکان نمبر ۱ پورن نگر سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ میاں غلام محمد پورن نگر سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۲۸۹۶ میں عبد الرشید ناز ولد محمد عبد اللہ صاحب بھٹی محلہ اسلام آباد گلی نمبر ۵ ضلع گوجرانوالہ حال معرفت ناصر پالی برادرز کلاتھ مرچنٹس سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۵۵/- روپیہ پر ہے۔ میں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

العبد:۔ عبد الرشید ناز بھٹی معرفت ناصر پالی برادرز کلاتھ مرچنٹس سیالکوٹ شہر

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ ملک شادی خان مہاجر قادیان حال سیالکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۲۹۳۰ میں شیخ بشیر احمد ولد شیخ محمد صاحب ساکن سرگودھا دوکان نمبر ۱۰۳ غلہ منڈی سرگودھا شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میری دست بچہ ۳۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود دوکان نمبر ۱۰۳ غلہ منڈی سرگودھا۔ گواہ شد:۔ ناصر احمد معرفت خواجہ برادرز سرگودھا شہر

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۲۹۹۷ میں مستری محمد یعقوب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن اسٹیٹ دینالہ خورد ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۴۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ مستری محمد یعقوب بقلم خود دینالہ اسٹیٹ منٹگمری

گواہ شد:۔ محمد حسین صدر جماعت احمدیہ دینالہ خورد معلم ہائی سکول دینالہ اسٹیٹ منٹگمری۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ سراج دین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۰۳۰ میں بشیرہ بیگم زوجہ عبد اللطیف صاحب بھٹی ساکن کمالیہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے غیر ادا شدہ ہے۔ اس کے علاوہ زیورات طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی ۱۴۵/- روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبدہ:۔ بشیرہ بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ چوہدری عبد اللطیف خاوند موصیہ مذکورہ کمالیہ ضلع لائل پور۔ گواہ شد:۔ غلام باری سیف

وصیت نمبر ۱۳۰۳۶ میں فاطمہ بیگم مہاجرہ زوجہ امیر الدین صاحب سکنہ چک ۲۶۳/E.B ڈاکخانہ و ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ غیر ادا شدہ ہے۔ اس کے علاوہ زیورات حسب ذیل ہیں۔ انگشتری طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۴۰/- روپیہ۔ تیلی طلائی ایک ماشہ قیمتی ۸/- روپیہ۔ چوڑیاں نقرئی دس تولے قیمتی ۱۰ روپیہ۔ حمائل نقرئی وزنی پندرہ تولے قیمتی ۱۵/- روپیہ۔ میں مندرجہ بالا جائداد و حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں

تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ:۔ فاطمہ بیگم زوجہ امیر الدین صاحب نشان انگوٹھا موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ امیر الدین خاوند موصیہ مذکورہ نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۳۷ میں عائشہ بی بی مہاجرہ زوجہ مولوی خدا بخش صاحب ساکن چک نمبر ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت چوڑیاں نقرئی وزنی ۱۶ تولے قیمتی ۱۶/- روپیہ ہے۔ اور میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ غیر ادا شدہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد کی جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ:۔ عائشہ بی بی زوجہ مولوی خدا بخش صاحب نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ خدا بخش بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔

گواہ شد:۔ محمد شریف ولد حاجی عبد اللہ خان

گواہ شد:۔ بقلم خود سلطان علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گھسیٹ پورہ چک نمبر ۶۹ ضلع لائل پور

وصیت نمبر ۱۳۰۶۱ میں مسماۃ بادی بیگم بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم زوجہ کیپٹن میر ضیاء الدین صاحب ساکن حال پشاور خاص صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے اس وقت مبلغ پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰۰/- غیر ادا شدہ ہے اور زیورات قیمتی ۳۲۲۵/- روپے ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہو گی۔

الامۃ:۔ امۃ الہادی بیگم کیپٹن ضیاء الدین صاحب

گواہ شد:۔ ضیاء الدین خاوند موصیہ مذکورہ

گواہ شد:۔ سید محمود احمد (موصی)

وصیت نمبر ۱۳۰۷۵ میں صغریٰ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب ساکن پنڈی بھاگو ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ جو میں ایک کمرہ ۱۵۰۰ روپیہ مہر کا ہے اور ۱۰۰۰/- روپیہ ضیاء الدین کی طرف سے باقی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں

تو اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:۔ صغریٰ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ عبد الحق بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی آنریری انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۰۵۸ میں امیر اللہ خان ولد ... خان صاحب سکنہ اسماعیلیہ ڈاکخانہ خاص ضلع مردان صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی زرعی تین سو جریب ہے۔ یہ اراضی موضعات اسماعیلیہ۔ خوشیا۔ شہر عسلی۔ پر ہوں اور سرا چینا میں واقع ہے کہ اس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر میری اور کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ امیر اللہ خان احمدی بقلم خود سکنہ اسماعیلیہ ضلع مردان۔ گواہ شد:۔ سید عباد کسلی شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان احمدی موصی مبلغ تحریک جدید ضلع مردان۔

وصیت نمبر ۱۳۰۸۴ میں چوہدری کریم بخش ولد چوہدری لیکھرا صاحب سکنہ چک ۲۴۵/E.B ڈاکخانہ ... ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اس وقت مبلغ ۹۰۰/- روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری رقم مبلغ ۲۶۷۰/- ہندوستان کے بنک میں ہے۔ اگر وہ رقم مجھے مل گئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ کریم بخش ولد لیکھرا صاحب چک ۲۴۵/E.B ضلع منٹگمری۔

گواہ شد:۔ عبد العزیز چک ۲۴۵/E.B ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نقد و نظر

ہنگام سحر (ماہنامہ)

معہ سرورق پورے ۸۴ صفحہ کے ماہنامہ ہنگام سحر کا پہلا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ سرورق کی دیدہ زیبی سے لے کر مضامین نظموں اور غزلوں کی دلآویزی تک رنگ و خیال کا ایک نگارستان بوقلمونی نظر آتا ہے۔

ذکر و فکر میں ایڈیٹر صاحب نے اپنے ان کے ادبی انقلاب کی طرف ایک اشارہ کرنے کے بعد اپنے عزائم کا تذکرہ کیا ہے۔ ہمیں ایڈیٹر اور آپ کے رفقائے کار کی قابلیت سے پوری پوری توقع ہے کہ وہ اپنے عزائم میں ضرور کامیاب ہوں گے لکھنے والوں میں احمد ندیم قاسمی۔ خلیفہ عبدالحکیم علم دین سالک مرزا ادیب اور عبدالرشید تبسم کے اسمائے گرامی ہنگام سحر کے اس شمارہ کے خوبیوں کے درخشندہ نشان ہیں۔

عبدالقدیر رشک ایڈیٹر مشہور ادیب و شاعر عبدالحفیظ تبسم کے برادر خورد ہیں۔ وہ ایک باہمت محنتی ادب کے دلدادہ رشید نوجوان ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ انکی محنت سے یہ ماہنامہ جلد صف اول کے صحف میں شمار ہونے لگے گا۔ اگرچہ اب بھی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مصداق ادبی مارکیٹ میں وہ اپنی نرالی سج دھج کی وجہ سے ایک خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ قیمت فی پرچہ ۱۲ر خوبیوں کے لحاظ سے زیادہ نہیں

موصیوں کے متعلق ضروری ریزولیوشن

"موصیوں سے اصل آمد معلوم کرنے کے لئے دفتر سے بطور قاعدہ صرف دو مرتبہ لکھا جانا کافی ہے۔ پہلی مرتبہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت نام بھجوائے جائیں۔ اور ان کی نقل براہ راست موصیوں کو۔ پھر ایک ماہ کے بعد موصی کو براہ راست بصیغہ رجسٹری فارم بھیجے جائیں اور اس کی اطلاع مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو بھی دی جائے۔ اس کے بعد اگر موصی کی طرف سے ایک ماہ تک جواب نہ آئے۔ تو حسب تجویز منسوخی وصیت کے لئے رپورٹ مجلس کارپرداز میں پیش کی جائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ولادت

مکرم ملک منور احمد خان صاحب ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۵ ر اگست ۱۹۵۱ء بروز اتوار پہلا فرزند تولد ہوا۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور سعادت کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست ہائے دعا

حافظ مبین الحق صاحب ڈرافٹسمین کراچی کا لڑکا رشید الحق بخار کی شدت سے اور دستوں کی کثرت سے سخت لاغر و نحیف ہو گیا ہے۔

(۲) غلام محمد صاحب مدرس پچھلے عرصہ چار سال سے مالی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور دینی امور میں تساہل سا پیدا ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات دور فرمائے آمین

(۳) جماعت احمدیہ گلگت کے ایک دوست جو گلگت میں ایجنسی سرجن کے دفتر میں ہیڈ کلرک ہیں۔ بعض مشکلات میں گرفتار ہیں۔

(۴) مرزا عبداللطیف صاحب راحت ٹوالمنڈی راولپنڈی کافی عرصہ سے بعض پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔

(۵) محمد سرور شاد بشیر منٹگمری ۱۰ یوم سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اگست ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

۱۹ ۔ ۲۰ ر جولائی ۱۹۵۱ء کے پرچوں کی فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہو گی۔ ان کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی۔ پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ ۲۴/- روپے ششماہی ۱۳/- روپے سہ ماہی ۷/- روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں اور وی۔ پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ڈاک خانہ میں وی۔ پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے اس پر بھی علم نہیں کہ کتنے ماہ رقم یا کتنے سالوں میں وصول ہو۔ اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے وصول شدہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے۔

(منیجر)

ایک لاکھ ۳۴ ہزار ہندو مشرقی پاکستان پہنچ چکے ہیں

کراچی ۸ راگست۔ ہندوستان کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پارلیمنٹ میں اس امر کا الزام لگایا تھا۔ کہ ہندوؤں کا مشرقی پاکستان سے نکاس جاری ہے۔ آج ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر کیسکر نے اسی الزام کو پھر دہرایا ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا بیان ہے کہ اس ماہ اور اس سے پہلے کے ایک ماہ کے اعداد و شمار سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پاکستان میں آنے والے ہندوؤں کی تعداد پاکستان سے جانے والوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ یکم اگست کو پاکستان میں ۸۹ ۴ ہندو داخل ہوئے۔ اور ۵۵۰ ہندو پاکستان سے گئے۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ۴۳۳ ہندو زیادہ آئے۔ ۲ راگست کو ۶۰۶ ۴ ہندو پاکستان میں داخل ہوئے۔ اور ۳۹۶۰ پاکستان سے گئے۔ اور اس طرح ۶۴۶ ہندو یہاں زیادہ آئے۔ ان دو دنوں میں ۵۰۳۹ مسلمان پاکستان میں آئے۔ اور ۲۵۳۵ پاکستان سے گئے۔

۲۰ ہزار حاجی ہوائی جہاز سے مکہ جائیں گے۔

قاہرہ ۸ راگست۔ توقع کی جا رہی ہے کہ سارے مشرق وسطیٰ سے ۲۰ ہزار سے زیادہ مسلمان اس سال حج کے لئے ہوائی جہاز سے مکہ جائیں گے۔ حجاج کو پہنچانے میں طیارہ ران کمپنیاں تعاون کریں گی۔ یہ ائر لفٹ (Air Lift) ۲۴ راگست کو شروع ہو کر ۹ ستمبر کو ختم ہو گا۔ شاہ ابن سعود اور ان کے خاندان کے ۵۰۰ پر مشتمل ذاتی عملہ کے ارکان طائف سے جدہ پہنچ گئے ہیں (استار)

برطانیہ اینگلو مصری معاہدہ پر عمل کرتا رہیگا

لندن ۸ راگست کل وائٹ ہال نے صورت حال کا جو اندازہ پیش کیا ہے۔ اس میں مصری وزیر خارجہ کے اس بیان کو صحیح تصور نہیں کیا گیا ہے۔ کہ ۳۰ رجولائی کو دارالعوام میں مسٹر ہربرٹ مارلیسن کی تقریر نے "اینگلو مصری مذاکرات کو ختم کر دیا ہے"۔ برطانیہ اینگلو مصری معاہدہ کو منسوخ کرنے کی مصری دھمکی کو نامنظور کر دیگا۔ اور جب تک کوئی نیا معاہدہ نہ ہو۔ موجودہ معاہدہ پر عمل کرنے کی پالیسی پر کاربند رہے گا۔ موجودہ معاہدہ کے تحت برطانوی فوجوں کو اہم نہری منطقہ میں رہنے کی اجازت ہے۔ مصری وزیر خارجہ کے بیان پر سیاسی حلقے یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اس میں مصر کے سابقہ دعووں اور دلائل کا اعادہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ وسیع اور اہم مسائل نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔ جس میں خود یہ سوال بھی شامل ہے۔ کہ اگر عالمگیر جنگ چھڑ گئی۔ تو مصر کے پاس اپنی آزادی اور خود مختاری ہی کی حفاظت کا کیا انتظام ہے۔ (استار)

آنریری کمیشن دینے کا فیصلہ

کراچی ۸ راگست۔ حکومت پاکستان نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ جونیئر کمشنڈ افسروں۔ وارنٹ آفیسروں اور نان کمشنڈ آفیسروں کو آنریری کمشن دیئے جائیں۔ یہ کمیشن ہر سال دو مرتبہ ایک یوم پاکستان پر اور ایک قائد اعظم کے یوم ولادت پر دیئے جائیں گے۔

"دہلی چلو" کے عنوان سے نظم کیوں شائع کی
حکومت کی طرف سے زمیندار کو وارننگ

لاہور ۸ راگست۔ زمیندار کی اشاعت ۸ راگست میں مولانا ابوالعلا چشتی عرف حاجی لق لق کی ایک نظم "دہلی چلو"۔ "دہلی چلو" شائع ہوئی تھی۔ حکومت پنجاب نے اسے قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے پریس ایڈوائزری کمیٹی کے روبرو پیش کر دیا۔ چنانچہ ایڈوائزری کمیٹی نے حکومت کے فیصلہ سے اتفاق کرتے ہوئے "نظم" کو قابل اعتراض قرار دیا۔ اور فیصلہ کیا کہ اس دفعہ صرف "زمیندار" کو تنبیہ کر دی جائے۔ کہ وہ ایسی نظمیں اور مضامین شائع نہ کرے۔ اگر اس کے بعد اس قسم کا لٹریچر پھر "زمیندار" میں شائع ہوا۔ تو کمیٹی "زمیندار" کے خلاف شدید کارروائی کریگی۔ (زمیندار ۹ راگست)

۱۹۵۲ء کا برطانوی صنعتی میلہ

لندن ۸ راگست۔ برطانوی صنعتی میلہ کے منتظمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ سال لندن میں منعقد ہونے والے میلہ کے لئے مخصوص جگہ کا ¾ حصہ فروخت ہو چکا ہے۔ یہ میلہ ۵ سے ۱۶ مئی تک منعقد ہوگا۔ جگہ کی خواہش کرنے والوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ اگر آخری تاریخ یعنی ۲۵ راگست تک ان کی درخواست موصول نہ ہوئی۔ تو انہیں انتظار کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونا پڑیگا۔ برمنگھم میں مشینوں کی نمائش کے لئے بھی جگہ کی درخواستیں گذشتہ سال سے زیادہ موصول ہو رہی ہیں۔ (استار)

کابینہ پنجاب کا اجلاس

لاہور ۸ راگست۔ ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب صاحب نشتر گورنر پنجاب نے وزراء کی ایک کونسل کے ایک اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اجلاس گورنرز ہاؤس میں ہوا۔

روس اور کمیونسٹ چین کے درمیان اختلاف

ٹوکیو ۸ راگست۔ اتحادی سفارتی مبصرین کا خیال ہے کہ ۳۸ ویں خط متوازی کے شمال میں ایسے مسائل طے کئے جا رہے ہیں جو کوریائی متارکۂ جنگ سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ غالباً یہی وہ مسائل ہیں جن پر ایشیا میں اشتراکی توسیع کے طریق کار کے مستقبل کا انحصار ہوگا۔ اقوام متحدہ کے مبصرین دو باتیں پیش کرتے ہیں (۱) اقوام متحدہ نے اشتراکیوں کے خلاف ایک سفارتی حملہ شروع کیا ہے۔ اور مذاکرات کائیسانگ اسی حملہ کا ہراول ہے۔ (۲) ایک طرف چین اور دوسری طرف شمالی کوریا اور سوویٹ روس کے درمیان اختلاف ہو گیا ہے۔ ایک اتحادی افسر نے یہاں کہا خواہ حالات کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ اب اشتراکیوں سے ہمارا رویہ معذرت طلبی کا سا نہ ہوگا۔ (استار)

شام میں پن بجلی کا نیا منصوبہ

دمشق ۸ راگست۔ شامی ماہرین نے ادلب سے ۲۲ کیلومیٹر پر واقع راوج میں بھی بجلی پیدا کرنے کا ایک نیا منصوبہ مرتب کیا ہے۔ وہاں ۴۰۰۰ ۱ مربع میل کے علاقہ میں دلدلیں ہیں جنہیں کارآمد بنایا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ متعدد غیر ملکی کمپنیوں نے اس اسکیم کے ٹنڈر پیش کئے ہیں۔ اس منصوبہ کے ماتحت ۱۱۵ فٹ کی بلندی سے پانی گرایا جائے گا جس سے خشک موسم میں بڑے علاقے سیراب بھی کئے جائیں گے۔ (استار)

امریکہ کو کپاس کی فراہمی میں اضافہ

لنڈن ۸ راگست۔ فنانشل ٹائمز کا نامہ نگار ٹوکیو رقمطراز ہے کہ اب شروع ہونے والے کپاس کے سال میں امریکہ نے جاپان سے کپاس کی فراہمی ۰۰۰،۰۰،۲،۱ گانٹھ سے بڑھ کر ۰۰۰،۰۰،۴۰،۱ گانٹھ کا جو وعدہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ کے طور پر جاپان کو کپاس مہیا کرنے والے دوسرے ممالک میں خاص طور پر پاکستان اور میکسیکو کو "کافی" نقصان ہونے کا گمان ہے۔ (استار)

پاکستان کی حفاظت کا عزم

راولپنڈی ۸ راگست کل "پردہ کلب" کے ایک بڑے اجتماع میں راولپنڈی کی خواتین نے ملک کی حفاظت کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کا عہد کیا۔ جلسہ کے بعد ان تمام عورتوں نے جن کی تعداد ۲۵۰۰ تھی جلوس کی شکل میں شہر کی سڑکوں کا گشت لگایا۔ (استار)

مسئلہ فلسطین کا "دور رس حل"

نیویارک ۸ راگست اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فلسطین مفاہمتی کمیشن نے جنیوا سے اطلاع دی ہے۔ کہ وہ مسئلہ فلسطین کا دور رس حل وضع کرنے میں مصروف ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کمیشن جلد ہی اپنی نئی سفارشات شائع کر دے گا۔ (استار)

روس میں ۱۸۶۳ میل کی ریلوے

لنڈن ۸ راگست۔ بتایا گیا ہے کہ روس نے ٹرانس سائبیرین ریلوے کے متوازی ماسکو والا ڈیوسٹاک جانے والی ۱۸۶۳ میل طویل ریلوے کی تعمیر کے منصوبہ پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے ٹرانس سائبیرین ریلوے پر دباؤ کم ہو جائے گا۔ جو سوویٹ یونین اور مشرق بعید کے درمیان بڑھتی ہوئی فوجی نیز غیر فوجی آمد و رفت کی وجہ سے بہت بڑھ گیا ہے۔ (استار)

سعودی عرب وزیر خارجہ لنڈن میں

لنڈن ۸ راگست۔ سعودی عرب وزیر خارجہ امیر فیصل جو نائب وزیر خارجہ شیخ یوسف یلسین کے ہمراہ دس دن کے لئے کل لنڈن پہنچے ہیں۔ آج وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ مارلیسن سے ملاقات کر رہے ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کن امور پر گفتگو کریں گے۔ لیکن امید ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے عام حالات نیز اشتراکی خطرہ کے پیش نظر عالم اسلام سے برطانوی تعلقات اور غالباً تیل کی صورت حال کے متعلق بات چیت کریں گے (استار)

مصنفوں کی مالی امداد کی ایک تجویز

لنڈن ۸ راگست۔ برطانیہ کے مصنفوں نے شکایت کی ہے کہ پہلے جو لوگ کتابیں خریدا کرتے تھے۔ اب عام اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے کتابیں خریدنے سے مجبور ہو گئے ہیں۔ اور یہ تجویز پیش کی ہے کہ پبلک لائبریریوں میں چندہ کے بکس رکھائے جائیں۔ کتابیں لے جانے والے اشخاص اس بکس میں جو چندے ڈالیں اس سے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے۔ جو صرف مصنفوں کی مالی امداد کے لئے مخصوص ہو۔ (استار)